احکام رمضان المبارک

اور

حالات دارالعلوم دیوبند

۱۴۲۸ھ | مطابق | ۲۰۰۷ء

ترسیل منی آرڈر کا پتہ

(مولانا) مرغوب الرحمٰن صاحب

مہتمم دارالعلوم دیوبند

ڈرافٹ اور چیک کے لیے

"دارالعلوم دیوبند"

اکاؤنٹ 067176

اسٹیٹ بینک آف انڈیا۔ دیوبند

Phone No. (01336) 222429 Fax. 222768

ادارۂ اہتمام دارالعلوم دیوبند، یوپی

E-mail: mohtamim@darululoom-deoband.com

وَاَنْ تَصُوْمُوا خَيْرٌ لَّكُمْ

- رمضان المبارک کا مہینہ خیر و برکت کا مہینہ ہے۔
- رمضان المبارک میں شیاطین قید و بند میں ڈال دیئے جاتے ہیں۔
- رمضان المبارک میں خاص طور پر عبادت کا اہتمام کرنا چاہیے۔
- رمضان المبارک کی راتوں میں ایک رات (شب قدر) آتی ہے جس میں عبادت کا ثواب ایک ہزار مہینے تک عبادت کرنے کے ثواب سے زیادہ ملتا ہے، اس رات میں حضرت جبرئیل علیہ السلام ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لاتے ہیں اور جس بندہ کو عبادت میں مشغول پاتے ہیں اس کے لیے دعا کرتے ہیں، اور تمام فرشتے آمین کہتے ہیں۔
- رمضان المبارک میں خداوند قدوس کی بے پناہ رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔
- رمضان المبارک کا مہینہ روحانی ترقی کے لیے ایسا ہے جیسے ساون کا مہینہ ہریالی کے واسطے۔
- رمضان المبارک میں اپنے غریب بھائی بہنوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔
- روزہ مخلصانہ عبادت ہے جس میں دکھاوٹ کا کوئی شائبہ نہیں اس لیے حق تعالیٰ اس کا اجر بطور خاص عطا فرمائیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ رمضان کے فضائل و برکات

رمضان المبارک کا مہینہ اپنی خصوصیات اور فضائل و برکات کی وجہ سے **امتیازی** شان رکھتا ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین کو قید و بند میں ڈال دیا جاتا ہے، اس ماہ مبارک کا ابتدائی حصہ رحمت، درمیانی حصہ مغفرت اور آخری حصہ دوزخ سے آزادی کا وقت ہے، رمضان میں بے حساب برکتوں اور رحمتوں والی ایک رات (شب قدر) آتی ہے جو قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس بابرکت مہینہ میں اہل ایمان کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے، اسی مبارک مہینہ میں قرآن پاک نازل کیا گیا، جس کی ہدایت کی بدولت انسانی زندگی میں ایمان و یقین کی روشنی آئی، امن و امان کی فضا پیدا ہوئی، اس مہینہ میں دن کے روزوں کے علاوہ رات میں ایک خاص عبادت کا عمومی اور اجتماعی نظام قائم کیا گیا جو تراویح کی شکل میں ملّتِ اسلامیہ میں رائج ہے دن کے روزوں کے ساتھ رات کی تراویح کی برکات مل جانے سے اس مہینہ کی نورانیت اور تاثیر میں نمایاں اضافہ ہوجاتا ہے، جس کو اپنے ادراک و شعور اور احساس کے مطابق ہر بندہ محسوس کرتا ہے جو ان باتوں سے کچھ بھی تعلق اور مناسبت رکھتا ہے اور جس کے دل میں ایمان و یقین کی

ہلکی سی بھی روشنی موجود ہوتی ہے۔

روزہ کا اجر وثواب

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی فضیلت اور اس کی قدر واہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: آدمی کے ہر اچھے عمل کا ثواب روزہ کے نتیجہ میں سات سو گنے تک بڑھا دیا جاتا ہے، حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ روزہ عام قاعدہ اور اصول سے بالاتر ہے دراصل بندہ کی طرف سے یہ میرے لیے ایک تحفہ ہے، اور جس طرح چاہوں گا اس کا اجر وثواب بطور خود عطا کروں گا، میرا بندہ میری رضا کی خاطر اپنی خواہش نفس ترک کر دیتا ہے، اور اپنا کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے، لہٰذا میں خود اپنی مرضی کے مطابق اس کی نفس کشی اور پرخلوص قربانی کا صلہ دوں گا۔ روزہ دار کے لیے دو طرح کی مسرّتیں ہیں، ایک افطار کے وقت کی مسرت، دوسری جب وہ اپنے مالک ومولیٰ کے حضور میں باریابی کا شرف حاصل کرے گا، روزہ دار کے منھ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پیاری اور بہتر ہے، یعنی انسانوں کے لیے مشک کی خوشبو جس قدر عمدہ ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ دار کے منھ کی بو اس سے بھی زیادہ اچھی ہے، روزہ دنیا میں نفس وشیطان کے شدید حملوں سے بچاؤ کے لیے اور آخرت میں جہنم کی ہولناکیوں سے تحفظ کے لیے ایک مؤثر ذریعہ اور ایک مضبوط ڈھال ہے، جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو اسے چاہیے کہ بیہودہ گوئی اور فحش باتوں سے بچا رہے شور وشغب نہ کرے، اگر کوئی دوسرا آدمی اس سے گالی گلوچ یا جھگڑے کا برتاؤ کرے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں (بخاری ومسلم)

رمضان المبارک کے روزے رکھنا اسلام کا تیسرا فرض ہے جو شخص اس کے فرض ہونے کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں رہتا اور جو اس اہم فرض کو ادا نہ کرے وہ سخت گنہ گار اور فاسق ہے۔

رویت ہلال

اگر مطلع صاف ہوتو رمضان اور عید کے موقع پر بہت سے لوگوں کا چاند دیکھنا ضروری ہے۔ ایک یا دو کی شہادت معتبر نہیں ہوگی اور اگر مطلع صاف نہیں ہے تو رمضان کے چاند کے متعلق ایک مسلمان کا خبر دینا بھی کافی ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ فسق میں مبتلا نہ ہو، عید کے چاند کے لیے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں چاند دیکھنے کی گواہی دیں کہ ہم نے چاند دیکھا ہے۔ یہاں بھی ضروری ہے کہ وہ سب عادل ہوں، فاسق و بدکار نہ ہوں تو چاند مان لیا جائے گا۔ چاند کے ثابت ہونے میں جنتری کا اعتبار نہیں، چاند کے سلسلہ میں تار، ٹیلیفون اور ریڈیو کی خبر بھی مقامی ذمہ دار مفتی کی تصدیق کے بغیر معتبر نہیں۔

روزہ کی نیت

نیت کہتے ہیں دل سے قصد و ارادہ کو، خواہ زبان سے کچھ کہے یا نہ کہے، روزہ کے لیے نیت شرط ہے، اگر روزہ کا ارادہ نہ کیا اور تمام دن کچھ کھایا پیا بھی نہیں تو روزہ نہ ہوگا، رمضان کے روزے کی نیت رات سے کر لینا بہتر ہے، رات میں اگر نیت نہ کی ہو تو زوال سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے تک دن میں نیت کر سکتا ہے بشرطیکہ کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

(۱) کان اور ناک میں دوا ڈالنا، (۲) قصداً اپنے اختیار سے منھ بھر قے کرنا (۳) کلی کرتے وقت حلق میں پانی چلا جانا (۴) عورت یا کسی مرد کو چھونے وغیرہ سے انزال ہو جانا (۵) کوئی ایسی چیز نگل جانا جو عادتاً کھائی نہیں جاتی جیسے لکڑی لوہا

اور کچے گیہوں کا دانہ وغیرہ (٦) لوبان یا عود وغیرہ کا دھواں قصداً ناک یا حلق میں پہونچانا، بیڑی، سگریٹ اور حقہ پینا (٧) بھول کر کھا پی لیا، یاد آنے پر یہ خیال کیا کہ اب تو روزہ جاتا رہا پھر قصداً کھا پی لیا (٨) رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سحری کھالی (٩) دن باقی تھا مگر غلطی سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہوگیا ہے، افطار کرلیا۔

ان سب چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے مگر صرف قضا واجب ہوتی ہے۔ کفارہ ادا کرنا لازم نہیں۔ (١٠) جان بوجھ کر بیوی سے صحبت کرنے یا کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اس صورت میں قضا بھی لازم آتی ہے اور کفارہ بھی، کفارہ یہ ہے کہ ساٹھ روزے متواتر رکھے بیچ میں ناغہ نہ ہو اگر ناغہ ہوگیا تو پھر شروع سے ساٹھ روزے پورے کرنے پڑیں گے، اور اگر روزہ کی طاقت نہیں تو پھر ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے۔

وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر مکروہ ہوجاتا ہے

(١) بلاضرورت کسی چیز کو چبانا یا نمک وغیرہ چکھ کر تھوک دینا، ٹوتھ پیسٹ یا منجن یا کوئلے سے دانت صاف کرنا، ان سب صورتوں میں روزہ مکروہ ہوجاتا ہے (٢) تمام دن حالت جنابت میں (بغیر غسل کیے) رہنا (٣) فصد کرانا، یا کسی مریض کے لیے اپنا خون دینا (٤) غیبت یعنی کسی کی عدم موجودگی میں برائی کرنا، جو ہر حال میں حرام ہے، روزہ میں اس کا گناہ اور بڑھ جاتا ہے (٥) روزہ میں لڑنا جھگڑنا، گالی دینا، خواہ انسان کو دی جائے یا کسی جانور کو یا بے جان کو، ان سب چیزوں سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے۔

وہ چیزیں جن سے نہ روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ مکروہ ہوتا ہے

(١) مسواک کرنا (٢) سر یا مونچھوں میں تیل لگانا (٣) آنکھوں میں دوا یا

سرمہ ڈالنا (۴) خوشبو سونگھنا (۵) گرمی یا شدتِ پیاس کی وجہ سے غسل کرنا (۶) کسی قسم کا انجکشن لگوانا (۷) حلق میں بلا اختیار دھواں یا گرد وغبار یا مکھی وغیرہ کا چلا جانا (۸) کان میں پانی بلا ارادہ چلا جانا (۹) خود بخود قے آجانا (۱۰) سوتے ہوئے احتلام (غسل کی حاجت) ہوجانا (۱۱) اگر خواب میں یا صحبت کرنے کی وجہ سے غسل کی ضرورت پیش آگئی اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہ کیا اور اسی حالت میں روزہ کی نیت کرلی تو روزہ میں کوئی خلل واقع نہیں ہوگا، (۱۲) اگر بیوی کو اپنے خاوند یا نوکر کو آقا کے غصہ کا اندیشہ ہو تو کھانے میں نمک چکھ کر تھوک دینا مکروہ نہیں۔

روزہ نہ رکھنے کی اجازت

اگر بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو یا مرض کے بڑھ جانے کا شدید خطرہ ہو تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے، بعد میں اس کی قضا لازم ہے (۲) اگر عورت حمل سے ہے اور روزہ رکھنے میں بچہ کو یا اپنی جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو روزہ نہ رکھے، بعد میں قضا کرے (۳) جو عورت اپنے یا کسی غیر کے بچہ کو دودھ پلاتی ہے اور روزے سے دودھ کم ہوجاتا ہے اور بچہ کو تکلیف پہونچتی ہے تو روزہ نہ رکھے، بعد میں قضا کرے (۴) شرعی مسافر جو کم از کم ۴۸ میل (تقریباً سوا ۷۷ کلومیٹر[1]) سفر کی نیت کرکے گھر سے نکلا ہو۔ اس کے لیے اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے، لیکن اگر سفر میں کوئی تکلیف یا دقت نہ ہو تو افضل یہ ہے کہ روزہ رکھ لے اور اگر خود کو یا ساتھیوں کو تکلیف ہو تو پھر روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔ (۵) اگر روزہ کی حالت میں سفر شروع کیا تو اب روزہ کا پورا کرنا ضروری ہے، اگر کچھ کھانے پینے کے بعد یعنی سفر میں تھا، بغیر روزہ کے تھا افطار سے پہلے کسی بھی وقت گھر پہونچ گیا تو اب چاہیے کہ افطار تک کھانے پینے سے احتراز کرے، اور اگر ابھی کچھ کھایا پیا نہیں تھا کہ سفر سے آگیا اور

[1] صحیح پیائش ۷۷ کلومیٹر ۲۴۷ میٹر اور ۳۶ سینٹی میٹر ہے۔

ایسے وقت میں آیا جس میں روزہ کی نیت ہوسکتی ہے۔یعنی زوال سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے تو اس پر لازم ہے کہ روزہ کی نیت کرے۔(۶) اگر کسی کو قتل کی دھمکی دے کر روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے تو اس کے لیے روزہ توڑ دینا جائز ہے، پھر قضا کرے (۷) اگر بیماری یا بھوک پیاس کا اتنا غلبہ ہوجائے کہ کسی مسلمان دیندار ماہر طبیب یا ڈاکٹر کے نزدیک جان کا خطرہ لاحق ہوتو روزہ توڑ دینا نہ صرف یہ کہ جائز ہے بلکہ واجب ہے، البتہ اس کی قضا لازم ہوگی (۸) عورت کے لیے ایام حیض میں اور بچہ کی پیدائش کے بعد جو خون (نفاس) آتا ہے اس کے دوران روزہ رکھنا جائز نہیں، ان دنوں میں روزے نہ رکھے بعد میں قضا کرے (۹) بیمار، مسافر اور حیض ونفاس والی عورت کے لیے رمضان میں روزے نہ رکھنا اور کھانا پینا جائز ہے، لیکن رمضان المبارک کے احترام کی وجہ سے ان کے لیے لازم ہے کہ سب کے سامنے کھانے پینے سے احتراز کریں۔

روزہ کی قضا

(۱) کسی عذر سے روزہ قضا ہوگیا تو جب عذر جاتا رہے روزہ جلد قضا کرلینا چاہیے، زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں، کیا معلوم کس وقت موت آجائے، قضا روزوں میں اختیار ہے کہ متواتر رکھے یا ایک ایک کرکے رکھے (۲) اگر مسافر سفر سے لوٹنے کے بعد یا مریض تندرست ہوجانے کے بعد اپنی موت تک اتنا وقت نہ پائے کہ جس میں قضا شدہ روزے ادا کرسکے تو اس کے ذمہ قضا لازم نہیں، سفر سے لوٹنے اور بیماری سے تندرست ہونے کے بعد جتنے دن ملیں اتنے ہی دن کی قضا لازم ہوگی (۳) اگر کسی نے فوت شدہ روزے قضا کرنے کا وقت پایا، لیکن ابھی تک قضا نہیں کیے تھے کہ موت کا وقت آگیا تو وصیت کرنا ضروری ہے، اگر وصیت کیے بغیر مرگیا تو مناسب ہے کہ اس کے ورثاء ہر روزہ کے بدلے میں ایک کلو ۶۳۲ گرام گندم یا تین

کلو ۲۶۶ گرام جو یا ان کی قیمت غریبوں پر صدقہ کریں، اور اگر وہ مرنے والا مال چھوڑ کر مرا ہے اور روزہ کی وصیت کر گیا تو فدیہ ادا کرنا واجب ہے۔

سحری

روزہ دار کو آخر رات میں صبح صادق سے پہلے سحری کھانا مسنون ہے، باعث برکت ہے اور ثواب ہے، آدھی رات کے بعد جس وقت بھی کھائے سحری کی سنت ادا ہو جائے گی مگر آخر رات میں کھانا افضل ہے، اگر مؤذن نے صبح صادق سے پہلے اذان دیدی تو سحری کھانا منع نہیں صبح صادق تک سحری کھانا جائز ہے، سحری سے فارغ ہو کر دل میں روزہ کی نیت کر لینا کافی ہے، اور اگر زبان سے بھی یہ الفاظ کہہ لے تو زیادہ بہتر ہے بِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ (میں آئندہ کل رمضان شریف کے روزہ کی نیت کرتا ہوں)

افطاری

آفتاب کے غروب ہو جانے کے بعد افطار میں دیر کرنا مکروہ ہے ہاں جب فضا ابر آلود ہو دو چار منٹ انتظار کر لینا بہتر ہے۔ ویسے تین منٹ کی احتیاط بہر حال کرنی چاہیے۔ کھجور اور خرما سے روزہ افطار کرنا افضل ہے اور کسی دوسری چیز سے افطار کرنے میں بھی کوئی کراہت نہیں، اگر کسی دوسرے کی دی ہوئی چیز سے افطار کرے تو اس سے ثواب کم نہ ہوگا، البتہ اگر یہ چیز حرام یا مشتبہ ہو تو اُسے ہرگز قبول نہ کیا جائے، اگر روزہ افطار کرنے اور کھانے پینے کی وجہ سے مغرب کی نماز و جماعت میں دس منٹ کی تاخیر کر دی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں، افطار کے وقت یہ دعا مسنون ہے اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ اور افطار کے بعد یہ دعا پڑھے، ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ۔

تراویح

رمضان المبارک میں عشاء کے فرض اور سنت کے بعد بیس رکعات تراویح سنت مؤکدہ ہے (۲) تراویح کی جماعت سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے، اگر محلّہ کی مسجد میں جماعت ہوتی ہو اور کوئی شخص علیحدہ اپنے گھر میں تراویح پڑھ لے تو جائز ہے مگر مسجد اور جماعت کے ثواب سے محروم رہے گا، اور اگر محلّہ کی مسجد میں باجماعت تراویح کسی نے نہ پڑھی تو سارے محلّہ والے ترک سنت کے مرتکب ہونے کی وجہ سے گنہ گار ہوں گے (۳) تراویح میں ایک بار قرآن کریم ختم کرنا سنت ہے، تراویح پڑھانے کیلئے اگر حافظ قرآن نہ ملے یا ملے مگر سنانے پر اجرت و معاوضہ طلب کرے تو چھوٹی سورتوں سے مثلاً اَلَمْ تَرَ کَیْفَ سے نماز تراویح ادا کریں اجرت دے کر قرآن پاک نہ سنیں کیوں کہ قران پاک سنانے پر اجرت دینا اور لینا دونوں حرام ہیں سامع کیلئے بھی اجرت لینا جائز نہیں (۴) اگر ایک حافظ ایک مسجد میں ۲۰ رکعت تراویح پڑھ چکا ہے تو اس کو دوسری مسجد میں اسی رات میں تراویح پڑھانا درست نہیں (۵) اگر تراویح میں دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا اور پوری چار رکعت پر سلام پھیرا تو صرف آخری دو رکعتیں تراویح میں شمار ہوں گی اور شروع میں پڑھی ہوئی دو رکعتیں اور ان میں پڑھا ہوا قرآن پاک لوٹایا جائے گا لیکن اگر دو رکعت پر قعدہ کیا ہے یعنی بیٹھا ہے تو چاروں رکعتیں تراویح میں شمار ہوں گی۔ اعادہ کی ضرورت نہیں (۶) جس شخص کی تراویح کی دو چار رکعتیں رہ گئی ہوں اور امام نے وتر پڑھانے شروع کر دیئے ہوں تو اسکو چاہیے کہ امام کے ساتھ وتر کی جماعت میں شامل ہو جائے، باقی رہی ہوئی تراویح بعد میں پوری کرے۔ (۷) جس شخص کو عشاء کے فرض باجماعت نہ ملے ہوں بلکہ تنہا پڑھے ہوں وہ امام کے ساتھ وتر باجماعت پڑھ سکتا ہے (۸) جس نے تراویح کی نماز جماعت سے نہیں پڑھی اسے

وتر کی جماعت میں شریک نہ ہونا چاہیے بلکہ اپنی تراویح کے بعد وتر پڑھنی چاہئے، لیکن اگر جماعت میں شریک ہوگیا تو اس کے وتر ہوگئے لوٹانے کی ضرورت نہیں (۹) قرآن پاک کو اس قدر تیز پڑھنا کہ حروف کٹ جائیں سخت گناہ ہے، اس صورت میں نہ امام کو ثواب ملے گا اور نہ مقتدیوں کو (۱۰) اس قدر زیادہ قراءۃ کرنا کہ مقتدیوں کو تکلیف ہو مکروہ ہے، تین دن سے کم میں قرآن کریم ختم کرنا اچھا نہیں ہے (۱۱) نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں ہے۔

اعتکاف

رمضان المبارک اور بالخصوص اس کے آخری عشرہ کے اعمال میں سے ایک عمل اعتکاف بھی ہے، اعتکاف کی حقیقت یہ ہے کہ ہر طرف سے یک سُو ہو کر مسجد میں رہے اور خدا کی عبادت اور اس کے ذکر و فکر میں لگا رہے اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں آجائے اور سوائے ایسی حاجات ضروریہ کے جو مسجد میں پوری نہ ہوسکیں جیسے پیشاب، پاخانہ کی ضرورت، غسل واجب یا وضو کی ضرورت، مسجد سے باہر نہ جائے (۲) رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے، یعنی اگر بڑے شہروں کے ہر محلہ میں اور چھوٹے دیہات کی ہر بستی میں کوئی بھی اعتکاف نہ کرے تو سب پر ترک سنت کا وبال رہے گا، اور کوئی ایک بھی محلہ میں اعتکاف کرلے تو سب کی طرف سے سنت ادا ہو جائے گی (۳) اعتکاف میں کوئی خاص عبادت شرط نہیں، نماز، تلاوت کلام پاک، دینی کتابوں کا پڑھنا یا ذکر اللہ کرنا غرض جو عبادت بھی چاہے کرتا رہے (۴) جس مسجد میں اعتکاف کیا گیا ہے اگر اس میں جمعہ نہیں ہوتا تو نماز جمعہ کے لیے اندازہ کر کے ایسے وقت مسجد سے نکلے کہ جامع مسجد میں پہونچ کر سنتیں ادا کرنے کے بعد خطبہ سن سکے، اگر اس سے کچھ پہلے مسجد میں چلا گیا تو بھی اعتکاف میں خلل نہیں پڑے گا۔ (۴) اگر بلا ضرورت طبعی و شرعی

تھوڑی دیر کے لیے بھی مسجد سے باہر چلا جائے گا تو اعتکاف جاتا رہے گا خواہ جان بوجھ کر نکلے یا بھول کر اس صورت میں اعتکاف کی قضا کر لینا بہتر ہے (۵) اگر آخری عشرہ کا اعتکاف کرنا ہو تو بیس تاریخ کو غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں چلا جائے اور جب عید کا چاند نظر آئے تب اعتکاف سے باہر نکلے (۶) غسل جمعہ یا محض گرمی سے پریشان ہو کر غسل کے واسطے مسجد سے باہر نکلنا معتکف کے لیے جائز نہیں (۷) معتکف کو لڑائی جھگڑے اور فضول باتوں سے بچنا چاہیے، مسجد کے احترام کے خلاف بھی کوئی کام نہ کرنا چاہیے۔

شب قدر

چونکہ اس امت کی عمریں بہ نسبت پہلی امتوں کے کم ہیں اس لیے حق تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک رات ایسی عنایت فرمائی ہے کہ جس میں عبادت کرنے کا ثواب ایک ہزار مہینہ کی عبادت سے بھی زیادہ ہے، لیکن اس رات کو پوشیدہ رکھا گیا تا کہ لوگ اس کو تلاش کریں اور بے حساب ثواب حاصل کریں، اس کے لیے کوئی رات متعین نہیں، رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں شب قدر آنے کا زیادہ امکان ہے یعنی ۲۱ویں، ۲۳ویں، ۲۵ویں، ۲۷ویں اور ۲۹ویں، ستائیسویں شب میں اولیاء اللہ نے اسے پایا ہے، ان راتوں میں بہت محنت سے عبادت اور توبہ و استغفار اور دعا میں مشغول رہنا چاہیے، اگر تمام رات جاگنے کی طاقت نہ ہو تو جس قدر ہو سکے جاگے اور نفل نماز، تلاوت قرآنِ کریم یا ذکر و تسبیح میں مشغول رہے اور کچھ نہ ہو سکے تو عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے ادا کرنے کا اہتمام کرے، حدیث پاک میں آیا ہے کہ یہ اہتمام بھی رات بھر جاگنے کے حکم میں ہو جاتا ہے، ان راتوں کو صرف جلسوں اور تقریروں میں صرف کر کے سو جانا بڑی محرومی ہے، تقریریں ہر رات ہو سکتی ہیں مگر عبادت کا یہ وقت بار بار ہاتھ نہیں

آئے گا، البتہ جولوگ رات بھر جاگ کر عبادت کرنے کی ہمت رکھتے ہیں، وہ شروع میں کچھ وعظ سن لیں پھر نوافل اور دعاء میں لگ جائیں تو درست ہے، شب قدر کی خاص دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ .

صدقۂ فطر

صدقۂ فطر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس ضروریاتِ زندگی کے علاوہ ۶۱۲ گرام (۳۶۰ ملی گرام) چاندی یا ۸۷½ گرام سونا یا اس کی قیمت کے بقدر رقم ہو یا حوائج اصلیہ سے زائد ایسی چیزیں موجود ہوں جن کی قیمت بقدر نصاب ہو خواہ وہ چیزیں تجارت کے لیے نہ ہوں جیسے رہائش کے مکان سے زائد مکان گھر کے مصارف کے بقدر کاشتکاری کی زمین سے زائد زمین، ضرورت کے کپڑوں اور برتنوں سے زائد کپڑے اور برتن وغیرہ (۲) صدقۂ فطر کے نصاب پر سال کا گذرنا شرط نہیں ہے بلکہ عید الفطر کے روز بقدر نصاب مالیت کا ہونا صدقۂ فطر کے وجوب کے لیے کافی ہے (۳) جس کے پاس نصاب مذکور کے بقدر مال ہو وہ اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرے (۴) ایک آدمی کا صدقۂ فطر ایک کلو ۶۳۳ گرام گندم یا تین کلو ۲۶۶ گرام جَو یا ان کی قیمت ہے (۵) رمضان کی آخری تاریخ میں یا یکم شوال کی صبح صادق سے قبل پیدا ہونے والے بچہ کا صدقۂ فطر دینا بھی لازم ہے (۶) صدقۂ فطر انھیں لوگوں کو دیا جاسکتا ہے جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، البتہ زکوٰۃ کافر کو نہیں دی جاسکتی اور صدقۂ فطر دیا جاسکتا ہے۔ (۷) صدقہ فطر صبح سویرے نماز عید کیلئے جانے سے پہلے دیدے اگر پہلے نہیں دیا تاخیر کردی تب بھی یہ ساقط نہیں ہوگا، بعد میں ادا کردے۔

عید کی نماز پڑھنے کا طریقہ

اول دل سے نیت کرے کہ میں دو رکعت نماز عید واجب پڑھتا ہوں چھ زائد

تکبیروں کے ساتھ اللہ کے واسطے اس امام کے پیچھے، پھر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے اور سبحانک اللھم آخر تک پڑھے اور پھر تین تکبیریں کہے، پہلی اور دوسری تکبیر میں اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دے اور تیسری تکبیر میں اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر باندھ لے اور باقی رکعت جس طرح ہمیشہ نماز پڑھتا ہے پڑھے، دوسری رکعت میں سورت کے بعد جب امام تکبیر کہے تو پہلی دوسری تیسری ہر تکبیر میں اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دے اور چوتھی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے بغیر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے، باقی نماز حسب دستور پوری کرے، نماز عید کا وقت آفتاب بلند ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے، اور زوال پر ختم ہو جاتا ہے، نماز عید کے بعد امام خطبہ ماثورہ پڑھے اور مقتدی خاموشی کے ساتھ سنیں، خطبہ کے بعد دعا ثابت نہیں بلکہ نماز کے بعد ہی دعا کر لیں۔

مسائل زکوٰۃ

(۱) زکوٰۃ ہر اس شخص پر فرض ہے جس کے پاس نصاب کے بقدر مال ہو، زکوٰۃ کا نصاب ۸۷ گرام ۴۸۰ ملی گرام سونا، یا ۶۱۲ گرام ۳۶۰ ملی گرام چاندی یا اس کی قیمت کے بقدر رقم یا سامانِ تجارت ہے، ایسا نصاب جب سال بھر کسی کی ملک میں رہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے (۲) صاحبِ نصاب اگر کسی سال کی زکوٰۃ پیشگی دیدے تو یہ بھی جائز ہے البتہ اگر بعد میں سال پورا ہونے سے پہلے مال بڑھ گیا تو اس بڑھے ہوئے مال کی زکوٰۃ بھی دینا ہوگی (۳) جس قدر مال ہے اس کا چالیسواں حصہ دینا فرض ہے، یعنی ڈھائی فیصد، سونے چاندی یا جس مال تجارت پر زکوٰۃ فرض ہے اس کا چالیسواں حصہ دینا بھی صحیح ہے اور چالیسویں حصے کی قیمت ادا کر دینا بھی جائز ہے، مگر قیمت خرید نہ لگے گی بلکہ زکوٰۃ فرض ہونے کے وقت بازار میں جو قیمت ہوگی اس کا چالیسواں حصہ دینا ہوگا (۴) کسی فقیر کو اتنا مال دیدینا کہ

جتنے مال پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے مکروہ ہے، لیکن اگر دیدیا تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور اس سے کم دینا بغیر کسی کراہت کے جائز ہے (۵) مقروض کو اس کے قرضہ کے بقدر یعنی جس سے اس کا قرضہ ادا ہو سکتا ہے دینا جائز ہے، قرضہ خواہ کتنا ہی ہو (۶) زکوٰۃ ادا ہونے کیلئے شرط ہے کہ جو رقم کسی مستحق زکوٰۃ کو دی جائے وہ اس کی کسی خدمت کے معاوضہ میں نہ ہو صرف اللہ کیلئے ہو (۷) زکوٰۃ کی ادائیگی کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ زکوٰۃ کی رقم مستحق زکوٰۃ کو مالکانہ طور پر دی جائے جس میں اس کو ہر طرح کا اختیار ہو، اس کے مالکانہ قبضہ کے بغیر زکوٰۃ ادا نہ ہوگی (۸) کارخانوں اور مل وغیرہ کی مشینوں پر زکوٰۃ فرض نہیں، لیکن اس میں جو مال تیار ہوتا ہے اس پر زکوٰۃ فرض ہے (۹) سونے چاندی کی ہر چیز پر زکوٰۃ فرض ہے، زیور، برتن حتیٰ کہ سچا گوٹہ، ٹھپہ، اصلی زری (چاہے کپڑوں میں لگے ہوئے ہوں) سونے چاندی کے بٹن اور انگوٹھی پر بھی زکوٰۃ فرض ہے (۱۰) کسی کے پاس کچھ روپیہ، کچھ سونا، کچھ چاندی اور کچھ مالِ تجارت ہے مگر علیحدہ علیحدہ، ان میں سے کوئی بھی بقدر نصاب نہیں ہے تو سب کو ملا کر دیکھیں گے، اگر مجموعہ کی قیمت ۶۱۲ گرام (۳۶۰ ملی گرام) چاندی کے برابر ہو جائے تو زکوٰۃ فرض ہو جائے گی، اور اگر اس سے کم رہے تو پھر زکوٰۃ فرض نہیں، نصاب میں چاندی کا اعتبار کیا گیا ہے۔ اس میں غریبوں کا فائدہ ہے (۱۱) ملوں اور کمپنیوں کے شیرز پر بھی زکوٰۃ فرض ہے بشرطیکہ شیرز کی قیمت بقدر نصاب ہو یا اس کے علاوہ دیگر مال مل کر شیرز ہولڈر مالکِ نصاب بن جاتا ہو، البتہ کمپنیوں کے شیرز کی قیمت میں جو مشینری اور مکان اور فرنیچر وغیرہ کی لاگت بھی شامل ہوتی ہے درحقیقت زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہیں، اس لیے اگر کوئی شخص کمپنی سے دریافت کر کے جس قدر رقم اس کی مشینری و مکان و فرنیچر میں لگی ہے اس کو اپنے حصہ کے مطابق شیرز کی قیمت میں سے کم کر کے باقی کی زکوٰۃ دے تو یہ بھی جائز ہے (۱۲) سال کے ختم پر جب زکوٰۃ دینے لگے اس وقت جو شیرز کی قیمت ہوگی وہی لگے گی، مثلاً ابتدا سال

میں دو ہزار روپے تھے اور سال ختم ہونے پر دو ہزار پانچ سو کی مالیت ہوگئی تو دو ہزار پانچ سو کی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی (۱۳) نابالغ کے مال پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے (۱۴) سادات کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے، اگر کوئی سید ضرورت مند ہو تو زکوٰۃ سے ہٹ کر اس کی مدد کرنی چاہیے (۱۵) اپنے اصول و فروع یعنی ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی اور اولاد اور اولاد کی اولاد اور میاں بیوی کے علاوہ دوسرے رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، بھائی بہن بھانجے، بھتیجے، چچا، خالہ، پھوپھی اور ماموں وغیرہ کو زکوٰۃ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ ان قریبی لوگوں کو زکوٰۃ دینے میں دوہرا اجر ملتا ہے۔ زکوٰۃ دینے، دوسرے صلہ رحمی کرنے کا (۱۶) زکوٰۃ کے مال سے غیر مسلم محتاجوں، بیواؤں اور ان کے یتیموں کی امداد کرنا جائز نہیں (۱۷) زکوٰۃ کی رقم مدرسہ کے مدرسین و ملازمین کی تنخواہوں میں دینا درست نہیں، اسی طرح امام و مؤذن کی تنخواہوں میں دینا بھی جائز نہیں۔

❁ ❁ ❁

اسلامی علوم وثقافت

کا

بین الاقوامی عظیم مرکز

دارالعلوم دیوبند

دارالعلوم دیوبند اپنی وسیع خدمات اور بین الاقوامی شہرت کی بنا پر کسی تعارف کا محتاج نہیں، اس نے اپنے یوم تاسیس (۱۲۸۳ھ مطابق ۱۸۶۶ء) سے اب تک کثیر تعداد میں علماء، مشائخ، مفتی، مبلغ، صحافی اور جانباز مجاہد پیدا کیے ہیں جن میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت مولانا حافظ محمد احمد قاسمیؒ، حضرت مولانا حبیب الرحمٰن عثمانیؒ، حضرت مولانا انور شاہ محدث کشمیریؒ، حضرت مولانا کفایت اللہ شاہجہاں پوریؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ، حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ، حضرت علامہ شبیر احمدؒ عثمانی، حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ،

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ دیوبندی، حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھیؒ، حضرت مجاہد ملت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ، حضرت علامہ محمد ابراہیم صاحب بلیاویؒ، حضرت شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحب امروہویؒ، حضرت فخر المحدثین مولانا فخر الدین احمد صاحب مرادآبادیؒ وغیرہ جیسی قد آور، تاریخ ساز شخصیتیں شامل ہیں جو اپنی علمی و دینی خدمات اور مجاہدانہ کارناموں کی بنا پر نہ صرف ہندوستان بلکہ پورے براعظم ایشیا میں وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔

فضلاء دارالعلوم نے ہندو پاک اور دیگر بہت سے ملکوں میں اسلامی علوم و ثقافت کی حفاظت و اشاعت کی غرض سے ہزاروں کی تعداد میں مدارس اسلامی اور دینی ادارے قائم کیے، مختلف دینی موضوعات پر بیشمار اور بہترین کتابیں تصنیف کیں اور مسلمانوں کے خلاف اٹھنے والی ہر تحریک کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، اسی طرح علوم و افکار اور عقائد و نظریات کو اپنے علم و استدلال اور عمل و کردار سے اس قدر مضبوط و مستحکم کر دیا کہ اس دور الحاد و زندقہ میں بھی بحمد اللہ اسلام ہر طرح سے اپنی اصل صورت میں محفوظ ہے اور بڑے سے بڑے معاند اسلام اس کے خلاف زبان کھولتے ہوئے جھجک محسوس کرتے ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کا یہ ایسا عظیم اور بے مثال کارنامہ ہے جس میں کوئی دوسرا ادارہ اس کا شریک و سہیم نہیں ہے۔ فالحمد اللہ علی ذلك .

اللہ جل مجدہ کا ہزار ہزار احسان ہے کہ آج بھی دارالعلوم اپنی شاندار روایات کے ساتھ قوم کی علمی و دینی، فکری تعمیر و ترقی میں مصروف عمل ہے اور اس کی آغوش تعلیم و تربیت میں پروان چڑھ کر ہر سال سینکڑوں کی تعداد میں علماء فضلاء نکل کر ملک و بیرون ملک میں علمی و دینی خدمات کی انجام دہی میں لگے ہوئے ہیں اور خدا کا شکر ہے کہ یہ تعداد روز افزوں ہے، اس سال بھی قدیم و جدید طلبہ کی مجموعی تعداد ساڑھے تین ہزار سے زائد ہے، دارالعلوم سے امداد پانے والے طلبہ کی بڑھتی ہوئی

تعداد اور اساتذہ و کارکنان کا اضافہ مصارف طلبہ، خوراک، پوشاک، رہائش، روشنی، علاج وغیرہ طلبہ کی ضروریات کا بیشتر حصہ دار العلوم ہی پورا کرتا ہے۔ جو ہمدردان ملت اور ارباب خیر وصلاح کے جذبۂ ایثار اور پرخلوص عطایا ہی سے پورا ہوتا ہے؛ کیونکہ دار العلوم حکومتوں اور ریاستوں کی امداد قبول نہ کر کے عامۃ المسلمین کی امداد و اعانت پر ہی انحصار کرتا ہے۔

موجودہ ہوشربا گرانی اور غیر اطمینان بخش حالات میں جبکہ پورا ملک سخت پریشان ہے دار العلوم کی آمدنی کا متاثر ہونا ناگزیر ہے ایسے حالات میں ملت کے ہمدردوں اور دار العلوم کے بہی خواہوں کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں تاکہ یہ عظیم الشان علمی درسگاہ تعلیمی ترقیات میں اپنی مرکزی حیثیت اور تابناک ماضی کے مطابق قابل قدر خدمات جاری رکھ سکے، اس کے لیے ضرورت ہے کہ اہل دل مسلمان خصوصی توجہ سے کام لے کر دار العلوم کو مالی اعتبار سے اس درجہ مستحکم کر دیں کہ خدام دار العلوم پورے اطمینان کے ساتھ اپنی خدمات میں مصروف رہیں۔

حضرات معاونین صرف زکوٰۃ وصدقات ہی تک اپنے تعاون کو محدود نہ فرمائیں بلکہ اصل رأس المال میں سے بھی بطور امداد دار العلوم کو معقول مقدار میں چندہ دیں، تاکہ مصارف طلبہ کے علاوہ دوسرے ضروری اور اہم کاموں میں بھی رکاوٹ نہ ہو جو اس وقت پیش آرہی ہے۔

❁ ❁ ❁

شعبہ جات دارالعلوم دیوبند

دارالعلوم دیوبند کا، انتظامی، اور تعلیمی وتربیتی کام درج ذیل مختلف شعبہ جات میں پھیلا ہوا ہے:

(۱) شعبہ اہتمام (۲) شعبہ تعلیمات (۳) شعبہ دارالافتاء (۴) شعبہ محاسبی (۵) شعبہ تنظیم وترقی (۶) شعبہ تعمیرات (۷) شعبہ دارالاقامہ (۸) شعبہ مطبخ وآٹا چکی (۹) شعبہ رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ (۱۰) شعبہ کتب خانہ (۱۱) شعبہ برقیات (۱۲) شعبہ محافظ خانہ (۱۳) شعبہ صفائی وچمن بندی (۱۴) شعبہ مکاتب اسلامیہ کمیٹی (۱۵) شعبہ بمبئی برانچ آفس (۱۶) شعبہ کمپیوٹر برائے کتابت (۱۷) شعبہ انٹرنیٹ (۱۸) شعبہ مہمان خانہ (۱۹) شعبہ خرید وفروخت واسٹاک روم (۲۰) شعبہ مکتبہ دارالعلوم (۲۱) شعبہ دعوت وتبلیغ (۲۲) شعبہ ماہنامہ دارالعلوم (۲۳) شعبہ ماہنامہ الداعی (۲۴) شعبہ پندرہ روزہ آئینۂ دارالعلوم (۲۵) شعبہ دارالصنائع (۲۶) شعبہ عظمت ہسپتال (۲۷) شعبہ مجلس تحفظ ختم نبوت (۲۹) شعبہ محاضرات علمیہ (۳۰) شعبہ ردعیسائیت کمیٹی (۳۱) شعبہ تحفظ سنت (۳۲) شعبہ شیخ الہند اکیڈمی (۳۳) شعبہ انگریزی زبان وادب (۳۴) شعبہ کمپیوٹر ٹریننگ سینٹر۔

نوٹ : آئندہ صفحات میں مذکورہ شعبہ جات میں سے بعض اہم شعبوں کا قدرے تعارف کرایا جارہا ہے۔

اس سال صرفہ کا

بجٹ

8,35,05,000=00

اور چار ہزار کوئنٹل غلہ

شعبۂ اہتمام

یہ شعبہ دارالعلوم دیوبند کا ایک کلیدی شعبہ ہے۔ تعلیمی و تربیتی، نیز جملہ انتظامی شعبہ جات ودفاتر اسی کے تحت کام کرتے ہیں۔ مالیات وحسابات کے کاغذات کی منظوری، ملازمین کی رخصتوں وغیرہ کی منظوری سے متعلق کاغذات اسی شعبہ سے ہوکر گذرتے ہیں۔

چنانچہ شعبہ اہتمام کے ضمن میں چند اہم شعبوں کا مختصر طور پر تعارف کرایا جارہا ہے۔

شعبۂ دارالافتاء

اس شعبہ میں ملک وبیرون ملک سے ہرسال تقریباً آٹھ ہزار استفتاء موصول ہوتے ہیں جن کے مدلل جوابات مفتی صاحبان مرتب کرتے ہیں اور سب کے ملاحظہ اور تصدیقی دستخطوں کے بعد دارالافتاء کی مہر لگا کر ان کو روانہ کیا جاتا ہے۔

شعبۂ تحفظ ختم نبوت

اس شعبہ کے ذریعہ ملک بھر میں مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کے فتنہ کا تعاقب کیا جاتا ہے اور ہرسال چار فضلائے دارالعلوم کا انتخاب کرکے ردّ قادیانیت کی مشق کرائی جاتی ہے۔ ہرایک کو قیام وطعام کی سہولت کے علاوہ -/800 ماہوار وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

شیخ الہند اکیڈمی

اس شعبہ کے زیر اہتمام تمرین صحافت اور مضمون نگاری کی ٹریننگ دی جاتی

ہے اور اس میں داخل ۸ فضلاء دار العلوم کو -/500 روپیہ ماہوار وظیفہ مع قیام وطعام دیا جارہا ہے۔

شعبۂ محاضرات علمیہ

مسلک اہل سنت والجماعت کے خلاف اٹھنے والے باطل فرقوں کے تعاقب اور انکی سرکوبی کیلئے مختلف موضوعات پر حضرات اساتذہ محاضرات پیش کرتے ہیں۔ اور اسکے ہفتہ واری پروگراموں میں جملہ تکمیلات کے طلبہ حصہ لیتے ہیں اور اس میں ان کا سالانہ امتحان بھی لیا جاتا ہے۔

شعبۂ ردّ عیسائیت

اس موضوع پر کام کرنے کے لیے باقاعدہ شعبہ کا قیام عمل میں آیا ہے اور منتخب دو فاضل دار العلوم کو ٹریننگ دی جارہی ہے۔ اس میں -/800 روپیہ ماہانہ وظیفہ مع قیام وطعام کی سہولت دی جارہی ہے۔

شعبۂ تحفظ سنت

یہ شعبہ اسی سال سے قائم ہوا ہے، اسکے تحت ردّ غیر مقلدیت کی مشق وتربیت کیلئے دو فضلاء دار العلوم کا انتخاب کرکے ان کو تیار کیا جارہا ہے۔ ان کو بھی قیام و طعام کے ساتھ ساتھ نقد وظیفہ پانچ سو روپے ماہوار دیا جارہا ہے۔

شعبۂ انگریزی زبان وادب

اس شعبہ میں باذوق فضلاء کو انٹرویو کے بعد داخل کیا جاتا ہے، اور ان کو قیام وطعام کے ساتھ -/500 روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جارہا ہے۔

شعبۂ کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر

طلبہ کو عصر جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے کئی سال سے ہر سال ۱۵ منتخب طلبہ کو کمپیوٹر پر تعلیم دی جارہی ہے اور ٹریننگ دی جارہی ہے۔

شعبۂ دار الصنائع

اس کے زیر اہتمام دس طلبہ کو خیاطی و تجلید کا کام سکھلایا جاتا ہے۔

نوٹ: مذکورہ بالا شعبوں میں داخل طلبہ کا ششماہی و سالانہ امتحان لیا جاتا ہے۔

شعبۂ تنظیم و ترقی

یہ شعبہ بھی دار العلوم کا ایک کلیدی شعبہ ہے۔ اس شعبہ کے تحت ۴۲ سفراء پورے ملک میں مختلف مقامات پر دار العلوم کے تعارف، ہمدردان دار العلوم سے ربط اور فراہمی مالیات کا کام انجام دے رہے ہیں اور غلہ اسکیم کے حلقہ میں پہنچ کر دار العلوم کی ضرورت کیلئے چار ہزار کوئنٹل غلہ کی فراہمی کا کام بھی انجام دیتے ہیں۔

مطبخ

دار العلوم کے مطبخ سے دونوں وقت طلبہ کو کھانا تیار کر کے دیا جاتا ہے۔ ایک وقت میں تین ہزار سے زائد طلبہ کا کھانا تیار ہوتا ہے۔ صبح کو دال و نان اور شام کو گوشت و نان دیا جاتا ہے۔ مہینہ میں دو مرتبہ تہاری اور دو مرتبہ بریانی تیار کر کے طلبہ کو دی جاتی ہے۔

شعبۂ دار الاقامہ

دار العلوم کا ایک اہم شعبہ دار الاقامہ ہے جسکے متعلق طلبہ کی رہائش کے انتظام

کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیمی و اخلاقی تربیت کا کام ہوتا ہے۔اس مقصد کیلئے ہر سال اساتذۂ دارالعلوم میں سے ناظم اعلیٰ دارالاقامہ کا انتخاب عمل میں آتا ہے جس کے تحت دس گیارہ اساتذہ ناظم حلقہ ہوتے ہیں جو اپنے اپنے حلقوں میں طلبہ کی سیٹوں کا انتظام بھی کرتے ہیں اور ان کی نگرانی اور تربیت کا فریضہ بھی انجام دیتے ہیں۔

مکاتب اسلامیہ کمیٹی

ملک کے مختلف صوبوں میں مکاتب اسلامیہ کمیٹی کے تحت مکاتب کے معلّمین کے مشاہرات میں جزوی یا کلی تعاون کیا جارہا ہے۔اس وقت ان کی تعداد ۳۲ ہے۔

❁ ❁ ❁

شعبۂ تعلیمات

دارالعلوم دیوبند کا اہم اور بنیادی شعبہ ہے،تعلیم و تربیت سے متعلق تمام درجات اس کے تحت اپنا اپنا فرض منصبی ادا کرتے ہیں۔

باضابطہ ایک مجلس تعلیمی ہے،مجلس تعلیمی کی نگرانی میں یہ شعبہ اپنی خدمات انجام دے رہا ہے۔اس کے تحت مندرجہ ذیل تعلیمی درجات ہیں:

(۱) درجات عربیہ از اوّل تا چہارم (مدرسہ ثانویہ)
(۲) درجہ افتاء و تمرین فتاویٰ
(۳) درجات عربیہ از پنجم تا دورۂ حدیث شریف
(۴) درجہ تخصص فی الادب
(۵) درجہ تکمیل ادب
(۶) درجہ تکمیل تفسیر
(۷) درجہ تخصص فی الحدیث
(۸) تدریب تدریس
(۹) درجہ تجوید و قرأت
(۱۰) درجہ تحفیظ القرآن

(۱۱) درجہ ناظرہ (۱۲) درجہ دینیات اردو و فارسی

(۱۳) درجہ کتابت (۱۴) شہری مکاتب

یوں تو شعبۂ تعلیمات روز اوّل ہی سے مصروف کار ہے، اور ہر دور میں اس کے نظام اور کام میں مختلف تبدیلیاں آتی رہتی ہیں، لیکن ۱۴۰۲ھ کے بعد سے اس شعبے میں نہایت اہم، دور رس اور مفید تبدیلیاں کی گئی ہیں، جن کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے (۱) اصلاحات (۲) اضافے۔

اصلاحات

اس دور میں ہونے والی اصلاحات مختلف شعبوں سے تعلق رکھتی ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

① ایک اہم اصلاح جدید داخلوں کے نظام میں کی گئی ہے، پہلے امتحان داخلہ تقریری ہوا کرتا تھا، جس میں کثرت تعداد کی بنا پر کارروائی کی جلد تکمیل مشکل تھی، اب امتحان داخلہ تحریری کر دیا گیا ہے، اور پرچوں کی جانچ کا طریقہ یہ اختیار کیا گیا ہے کہ تمام کاپیاں صرف کوڈ نمبر کے ساتھ ایک جگہ رکھ دی جاتی ہیں، تمام ممتحن حضرات ایک ساتھ بیٹھتے ہیں اور کاپیاں جانچتے ہیں، اس طرح پہلے سے کوئی نہیں بتا سکتا کہ کون سا پرچہ کس ممتحن کے پاس جائے گا، اس طرح کم وقت میں زائد کام ہو جاتا ہے، اور طلبہ کا داخلہ استحقاقی درجہ ہی میں ہو پاتا ہے۔

② دوسری اہم اصلاح دیگر امتحانات میں ہوئی ہے، پہلے سالانہ کے علاوہ دو امتحان ہوتے تھے سہ ماہی اور ششماہی، دونوں امتحانات کی تیاری، پھر امتحان، اس کے بعد تعطیل وغیرہ میں کافی وقت لگتا تھا جس سے سالانہ مقدار خواندگی متاثر ہوتی تھی، اب سہ ماہی امتحان ختم کر کے درمیان سال میں ایک ''وسط مدتی امتحان'' کر دیا گیا ہے، اس طرح وقت بچتا ہے اور مقصد وہی حاصل ہوتا ہے، اس لیے بھی

کہ اس امتحان کا نظام سابقہ سہ ماہی وششماہی امتحانات سے کہیں بہتر بالکل سالانہ کے انداز پر کر دیا گیا ہے۔

③ سالانہ امتحان میں جانچ کو محتاط بنانے کے لیے کوڈ نمبر کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے، کاپی کا سرورق جس پر طالب علم کا نام وغیرہ ہوتا ہے علیحدہ کرلیا جاتا ہے اور کاپی پر صرف کوڈ نمبر ہوتا ہے، قدیم داخلوں میں مجلس تعلیمی کے ضابطوں کی مکمل پابندی کی جاتی ہے، تمام تکمیلات میں داخلہ کے لیے نمبرات کی شرط ہے اس طرح تمام تکمیلات کی افادیت میں اضافہ ہوا ہے خصوصاً درجہ تکمیل افتاء کہ جید الاستعداد طلبہ کے انتخاب نے اس کی افادیت کو بہت زیادہ بڑھا دیا ہے۔

④ درجہ تحفیظ القرآن کی کارکردگی بہتر بنانے کی کوشش کی گئی ہے، اور تمام ہی اساتذۂ حفظ کو مختلف اصول وضوابط کا پابند بنایا گیا ہے، اس طرح الحمد للہ اس درجہ کی کارکردگی پہلے سے بہت بہتر ہوگئی ہے۔ تحفیظ القرآن کے کل ۱۴ درجات ہیں۔ ان کی نگرانی کے لئے مستقل طور پر ایک ذمہ دار کو متعین کیا گیا ہے۔

⑤ درجات ناظرہ الگ سے قائم کیے گئے ہیں، جو ۷ ہیں۔ ان میں شروع سے ہی تجوید کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے۔

اضافے

۱۴۰۲ھ کے بعد سے تعلیمات سے متعلقہ درجات میں بڑی وسعت آئی ہے جو درج ذیل ہیں:

مدرسہ ثانویہ

تعلیم کے مراحل میں ابتدائی درجات بڑی اہمیت کے حامل ہیں، یہی درجات استعداد سازی کی بنیاد ہیں، اسلئے درجۂ چہارم تک کی تعلیم کو مدرسۂ ثانویہ

کے نام سے علیحدہ کیا گیا ہے تا کہ خصوصی نگرانی کی جاسکے، اس کے اچھے نتائج سامنے آئے ہیں۔

درجہ تدریب فی التدریس

افراد سازی کا کام جو بنیادی مقاصد میں سے ہے اس پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ چنانچہ دورۂ حدیث سے فراغت کے بعد فضلاء میں سے امتیازی نمبر لانے والوں کے تعلیمی و اخلاقی ریکارڈ دیکھنے کے بعد ہر سال تدریس کی تدریب (ٹریننگ) کے لیے ۶ طلبہ کو منتخب کیا جاتا ہے اور ان کی سلامت روی نیز دلچسپی دیکھنے کے بعد دوسرے سال کے لیے بھی موقعہ دیا جاتا ہے۔ اس دوران انہیں قیام وطعام کی سہولت کے علاوہ -/2000 روپیہ ماہوار وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دارالافتاء، نیز درجہ کتابت وغیرہ کیلئے بھی اسی طرح طلبہ کو منتخب کر کے دوران تدریب انہیں بھی قیام وطعام کے ساتھ معقول وظائف دیئے جاتے ہیں۔

تخصص فی الحدیث

اس درجہ میں بھی ہر سال ۵ منتخب فضلاء دارالعلوم کو داخلہ دیا جاتا ہے، اس کا دوسالہ نصاب ہے جس کے ذریعہ طلبہ کو علوم حدیث وعلم اسماء رجال وغیرہ سے قوی مناسبت پیدا کرائی جاتی ہے اور ان کو قیام وطعام کے ساتھ -/800 روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جاتا ہے۔

تخصص فی الادب

ایک سال تکمیل ادب میں تعلیم حاصل کر کے کامیاب ہونے والے جید الاستعداد، دو تین فاضل کا داخلہ اس میں کیا جاتا ہے اور عربی زبان وادب پر

محنت کرائی جاتی ہے۔اس شعبہ میں داخل طلبہ کو بھی قیام وطعام کے علاوہ پانچ سو روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جارہا ہے۔

مطالعہ کتب فقہیہ

یہ درجہ ابھی تین سال قبل شروع کیا گیا ہے۔اس میں دارالافتاء سے فارغ ہونے کے بعد انتہائی باصلاحیت تین فضلا کا انٹرویو کے بعد انتخاب کیا جاتا ہے۔ انہیں باقاعدہ استاذ کی نگرانی میں کتب فقہیہ کا مطالعہ کرایا جاتا ہے اور اس فن میں عبور پیدا کرنے کے لیے خاص طور پر انہیں تیار کیا جاتا ہے۔

دارالعلوم کی طرف سے قیام وطعام کے علاوہ ان فضلاء کو دو ہزار روپیہ ماہوار وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

تکمیل افتاء

اس درجہ میں جید الاستعداد اور معیاری نمبرات لانے والے ۲۵ فضلاء کا انٹرویو کے بعد داخلہ ہوتا ہے۔اور پورے سال افتاء کے کورس کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔نیز فتاویٰ نویسی کی مشق بھی کرائی جاتی ہے۔

شہری مکاتب

اس کے تحت شہر دیوبند کے مختلف محلوں میں چھوٹے بچوں کے لئے مکاتب قائم کرکے ابتدائی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔جن کی تعداد ۹ ہے۔

* * *

دارالعلوم دیوبند کے تعمیراتی منصوبوں کی تکمیل کے سلسلہ میں

اپیل

بفضلہٖ تعالیٰ دارالعلوم دیوبند اپنی دینی، علمی و اخلاقی و اصلاحی خدمات جاری رکھتے ہوئے شاہراہ ترقی پر گامزن ہے، جسکی بناپر بجاطور پر اسکو سرمایۂ ملت کا نگہبان، ملت اسلامیہ کے تہذیبی وتمدنی ورثہ کا امین، اور برصغیر میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا علمبردار، مانا جاتا ہے، اور اپنی حیرت انگیز ملی خدمات کی بناپر یہ ادارہ قرون اخیرہ میں کتاب وسنت کی حفاظت کا سب سے معتبر ومستند ادارہ قرار پایا ہے اور اسے دین ودیانت، علم وفن، مسلک صحیح، فکر سلیم اور صراط مستقیم کے مرکزی نمائندہ کی حیثیت حاصل ہوئی ہے، اس طرح الحاد وزندقہ، ذہنی ارتداد کے منہ زور سیلاب کے مقابلہ میں دارالعلوم کا مسلک ومشرب "نشان ہدایت" بن گیا ہے۔

ظاہر ہے کہ ایسے تاریخی کردار کے حامل ادارہ کا استحکام وترقی ملت اسلامیہ کے استحکام و ترقی کے ہم معنی ہے۔

خداوند کریم کا فضل وکرم ہے کہ امت مسلمہ نے دارالعلوم دیوبند کو ہمیشہ ترقی کی شاہراہ پر گامزن رکھنے کی مخلصانہ مساعی کی ہیں، اور دامے، درمے، قدمے، سخنے ہر طرح مخلصانہ تعاون سے نوازا ہے۔

ہم خدام دارالعلوم ان تمام ہمدردان ومعاونین کے صمیم قلب سے شکر گذار ہیں۔ اور توقع رکھتے ہیں کہ امت مسلمہ کا ہر فرد، بالخصوص بہی خواہان دارالعلوم، اس وقت دارالعلوم کے تعمیراتی منصوبوں اور ضروریات کی جانب خصوصی توجہ فرمائیں گے۔

دار جدید کی از سرِ نو تعمیر اور مصارف کا تخمینہ

دارالعلوم دیوبند کا قدیم اور بڑا دارالاقامہ، جو دار جدید کے نام سے موسوم ہے وہ ۸۰ سال سے زائد کا تعمیر شدہ ہے۔ خستہ حالی کے سبب اس کی عمارت خصوصاً برآمدے انتہائی مخدوش ہوگئے تھے۔ اس لئے اسکی تعمیر از سر نو مرحلہ وار شروع ہو چکی ہے۔ منصوبہ کے مطابق یہ عمارت تین منزلہ

ہوگی طلبہ کے قیام کیلئے کشادہ کمرے ہوں گے۔ مکمل دار جدید میں ۱۲۵ کمرے تیار ہوں گے جن میں دس دس طلبہ قیام کرسکیں گے۔ چنانچہ پہلے مرحلہ میں قدیم عمارت کے ایک حصہ کو تڑوا کر کام شروع کرایا گیا تھا۔ بحمد اللہ تین منزلہ ۳۰ کمرے تکمیل کے مرحلہ میں ہیں، اس سے متصل ۶۰ بیت الخلاء و ۴۰ غسلخانے وغیرہ بھی زیر تعمیر ہیں۔

دوسری مرحلہ میں باب الظاہر سے شمال کی طرف کے کمرے تڑوا کر کام شروع کردیا گیا ہے۔

واضح ہو کہ روز بروز گرانی کی وجہ سے صرفہ کا تخمینہ اب بڑھتا جارہا ہے۔

کمروں کا سائز اور تخمینہ صرفہ

ایک کمرہ مع برآمدہ (جس کی لمبائی ۴۳ فٹ اور چوڑائی ۲۳ فٹ ہے) کا تخمینہ پانچ لاکھ تریسٹھ ہزار روپے سے زائد ہے۔

❁ دارالعلوم کے موجودہ کتب خانہ (لائبریری) میں کتابوں کے اضافہ اور مطالعہ کرنے والوں کی کثرت کے سبب اس کی عمارت تنگ پڑگئی ہے، ویسے بھی یہ عمارت بہت قدیم ہوچکی ہے، نیز لائبریری کے اصول کے مطابق کتب خانہ کی ترتیب نو بھی ضروری ہے۔ ان مقاصد کے پیش نظر اللہ کے بھروسہ پر لائبریری کی تعمیر کا بنیادی کام شروع کرادیا گیا ہے، یہ عمارت تہہ خانہ کے علاوہ پانچ منزلہ ہوگی، جس میں کتابیں رکھنے کیلئے بڑے بڑے ہال ہوں گے۔ اس کا رقبہ شمال و جنوب ۲۰۴ فٹ اور مشرق و مغرب ۲۵۴ فٹ ہوگا۔ مصارف کا تخمینہ ۹ کروڑ روپے سے زائد کا ہے۔ (مجوزہ لائبریری کی نئی عمارت کا نام **"شیخ الہند لائبریری"** ہوگا)

❁ دارالعلوم میں ساڑھے چار ہزار اونٹل سے زائد غلہ کا اسٹاک رکھنے کیلئے ایسے بڑے گودام کی ضرورت ہے جو جدید تکنیک پر تعمیر کیا جائے تاکہ تمام غلہ ایک ساتھ محفوظ رہ سکے۔

یقین کامل ہے کہ آپ دارالعلوم دیوبند کی ضروریات و منصوبوں کے پیش نظر پہلے سے زیادہ مالی اعانت فرمائیں گے۔ اور تعمیری منصوبوں میں خصوصی حصہ لیکر صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کریں گے۔

خداوند کریم جملہ معاونین و مخلصین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(نوٹ) دارالعلوم دیوبند کو گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے (جی ۸۰) 80- G ملا ہوا ہے اسکے تحت چندہ دہندگان جو رقم دارالعلوم کو ارسال کریں گے ان کو انکم ٹیکس میں چھوٹ ملے گی۔

مرغوب الرحمٰن عفی عنہٗ

مہتمم دار العلوم دیوبند

حضرات اراکین شوریٰ دارالعلوم دیوبند

(۱) حضرت مولانا مفتی منظور احمد صاحب	کان پور
(۲) حضرت مولانا نصیر احمد خاں صاحب صدر المدرسین	دیوبند
(۳) حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب	مدراس
(۴) حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب	آندھرا پردیش
(۵) محترم جناب حافظ محمد صدیق صاحب	مرادآباد
(۶) حضرت مولانا ناظر حسین صاحب	ہاپوڑ
(۷) حضرت مولانا ازہر نعمانی صاحب	رانچی (بہار)
(۸) حضرت مولانا ابوالقاسم نعمانی صاحب	بنارس
(۹) حضرت مولانا بدرالدین اجمل صاحب	آسام
(۱۰) حضرت مولانا نظام الدین صاحب	پٹنہ (بہار)
(۱۱) حضرت مولانا غلام محمد صاحب وستانوی	اکل کوا
(۱۲) حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب فاروقی	لکھنؤ
(۱۳) حضرت مولانا سید محمد رابع صاحب ندوی	لکھنؤ
(۱۴) حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب سہارنپور	سہارنپور
(۱۵) حضرت مولانا سید میاں خلیل حسین صاحب	دیوبند
(۱۶) حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب	مالیگاؤں
(۱۷) حضرت مولانا اشتیاق صاحب	مظفرپور (بہار)
(۱۸) جناب الحاج جمیل صاحب	کلکتہ
(۱۹) جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب	میل وشارم
(۲۰) حضرت مولانا غلام رسول خاموش صاحب کارگذار مہتمم	بمبئی
(۲۱) حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند	

دارالعلوم دیوبند

سے تعاون کا طریقۂ کار

(تعاون بصورت نقد رقم)

جو حضرات دارالعلوم کے منصوبوں کی تکمیل اور دارالعلوم کی ترقیات میں شریک ہونے کے لیے اپنے عطیات و زکوٰۃ وغیرہ کی رقوم ارسال کرنا چاہیں وہ یا تو اپنے حلقوں میں پہنچے ہوئے دارالعلوم کے سفراء کو رقومات دے کر رسید حاصل کریں یا پھر براہ راست ادارہ کو منی آرڈر، ڈرافٹ یا چیک کے ذریعہ اپنی رقوم ارسال فرمائیں، دفتر سے وصولیابی کے بعد اس کی رسید ارسال کردی جائے گی، ڈرافٹ کے لیے: بنام

"دارالعلوم دیوبند" DARUL ULOOM, DEOBAND

بینک کا نام: اسٹیٹ بینک آف انڈیا برانچ دیوبند

اکاؤنٹ نمبر: 067176

منی آرڈر و خط و کتابت کا پتہ

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب

مہتمم دارالعلوم دیوبند، یوپی، پن 247554

تعاون بصورت اشیاء: دارالعلوم کے کتب خانہ کیلئے درسی اور مطالعاتی کتب ❁ تعمیری کاموں کے لیے اینٹیں، بجری، سیمنٹ، سریا و دیگر تعمیراتی سامان ❁ درسگاہوں کیلئے پنکھے و دیگر بجلی کا سامان ❁ طلبہ کے لیے خورد و نوش کا سامان گندم وغیرہ ❁ عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی و چرم قربانی کی رقومات ❁ دارالعلوم دیوبند کے شفاخانہ (عظمت ہسپتال) کے لیے دوائیں۔